بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

ٹیلیفون: ۴۴۹

جلد ۳۶ نمبر ۸۷

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶/۷۱ | منگل ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ، ۲۰ شہادت ۱۳۶۱ ہش، ۲۰ اپریل ۱۹۸۲ء نمبر ۸۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ شہادت / اپریل۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل بخیر و عافیت اسلام آباد پہنچ گئے۔ حضور کی صحت کے بارے میں امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں ۱۸ اپریل کی رات آٹھ بجے آمدہ اطلاع کے مطابق طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و تندرستی سے رکھے اور اپنی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین ؂

جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ میں کثیر تعداد میں احباب و خواتین کی شرکت

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خصوصی روح پرور پیغام سے نوازا

پاکستانی، جرمن، گھانین اور دیگر قومیتوں کے احمدی احباب کی ایمان افروز تقاریر

فرینکفرٹ (مغربی جرمنی) جماعت ہائے احمدیہ مغربی جرمنی کا جلسہ سالانہ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ دس اور گیارہ اپریل کو جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہو گیا۔ الحمد للہ ؂

مغربی جرمنی مشن کے مبلغ انچارج مکرم نوابزادہ منصور احمد خان صاحب بذریعہ ٹیلیکس وکالت تبشیر کو اطلاع دیتے ہیں کہ اس جلسہ سالانہ میں کل ۷۶۷ مرد و زن نے شرکت کی۔ ان میں احمدی احباب و مستورات کے علاوہ دیگر دوست بھی شامل تھے۔ جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والوں میں پاکستانیوں کے علاوہ بڑی تعداد میں جرمن، گھانین، بھارتی اور بعض دیگر قومیتوں کے لوگ بھی شامل تھے۔

ٹیلیکس میں بتایا گیا ہے کہ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک خصوصی روح پرور پیغام ارسال فرمایا جس میں حضور نے احباب جماعت کو فرمایا کہ ہماری جماعتی زندگی کی دوسری صدی میں جو عظیم ذمہ داریاں ہمارے کندھوں پر پڑنے والی ہیں ان کی ادائیگی کے لیے ہر وقت تیار رہیں۔ حضور نے فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ کی دوسری صدی غلبۂ دین حق کی صدی ہوگی اس لیے سیدنا حضرت (اقدس ..... ناقل) کے ہر سچے پیروکار کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق گذارے تاکہ جب اسلام کی فتح کا وقت آئے تو ہم ان لوگوں کو ہدایت فراہم کرنے کے قابل ہوں جو بڑی تعداد میں ہماری جماعت میں شامل ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ اس جلسہ سالانہ پر محترم وکیل الاعلیٰ و وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید کا پیغام بھی موصول ہوا جنہوں نے احباب جماعت کو اس امر کی طرف متوجہ کیا ہے کہ اس دور میں دنیا کی رہنمائی کا فریضہ ان پر عائد کیا گیا ہے۔ آپ نے پیغام میں فرمایا ہمیں اس کے لیے شدید محنت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنی ہوگی کہ وہ ہمیں اس کام کے لیے ہر مناسب سامان بہم پہنچا دے۔ آمین ؂

اس جلسہ میں مختلف دینی موضوعات پر پاکستانی، جرمن اور گھانین احباب جماعت نے خطاب فرمایا۔ جرمنی میں مقیم مبلغین سلسلہ کے علاوہ مکرم مبارک احمد ساقی صاحب مبلغ سلسلہ برطانیہ نے بھی خطاب فرمایا ان کو بطور مہمان خصوصی مدعو کیا گیا تھا۔ جلسہ سالانہ میں احباب کرام نے اسلام کی ترقی احمدیت کی اشاعت اور سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور دین حق کی ترقی اور غلبہ کے لیے حضور کے تمام منصوبوں میں کامیابی کی دعائیں مانگی گئیں ؂

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو اب پیچش سے افاقہ ہے بلڈ پریشر بھی معمول پر ہے۔ طبیعت بہتر ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ؂

• برادرم حمید اللہ صاحب خالد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سکھر اور حفیظ اللہ خاں صاحب قائد مجلس ضلع سکھر کو کار کے حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(خلیل احمد چودھری متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

جماعت احمدیہ گیمبیا کے آٹھویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی پیغام میں قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے پر زور دیا

افتتاحی اجلاس کی صدارت ملک کے وزیر اطلاعات جناب بکارے دارلو نے کی:

(گیمبیا) دین حق کی خدمت اور تبلیغ و اشاعت کے نئے جذبے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دین اسلام کے دنیا بھر میں غلبے کی عاجزانہ دعاؤں کیساتھ جماعت احمدیہ گیمبیا (مغربی افریقہ) کا آٹھواں جلسہ سالانہ تین روز تک نہایت کامیابی کے ساتھ نصرت ہائی سکول گیمبیا کے میدان میں جاری رہنے کے بعد مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۸۲ء کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ الحمد للہ۔

گیمبیا کے امیر اور مشنری انچارج محترم مولانا داؤد حنیف صاحب نے بذریعہ کیبل گرام الفضل کو مطلع کیا ہے کہ اس جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام جو خاص اس جلسہ سالانہ کے لیے بھیجا گیا تھا پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے علاوہ محترم وکیل التبشیر صاحب کا پیغام بھی سنایا گیا۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام میں احباب جماعت پر زور دیا کہ وہ اپنی زندگیاں قرآنی تعلیمات کے مطابق بسر کریں کیونکہ دنیا بھر میں دین حق کا غلبہ قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے سے ہی ہوگا۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کریں کہ وہ غلبۂ حق کی عظیم مہم میں ہماری تائید و اعانت فرمائے۔

مکرم امیر صاحب نے تار میں لکھا ہے کہ انہوں

باقی صفحہ پر

تربیتی کلاس کا افتتاح

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کی ۲۸ ویں تربیتی کلاس ۲۳ اپریل سے ۶ مئی تک منعقد ہو رہی ہے۔ اس تربیتی کلاس کا افتتاح حضور کے ارشاد کے مطابق مکرم و محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ ۲۳ اپریل کو بوقت ساڑھے پانچ بجے شام ایوانِ محمود میں فرمائیں گے۔

(ناظم اعلیٰ - تربیتی کلاس)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

۲۴ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ

۲۰ شہادت ۱۳۶۱ ہش

منکرینِ صداقت میں پائی جانے والی بنیادی خرابی

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر کردہ صداقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے۔ دلائل و براہین اسے عیاں کر رہے ہوتے ہیں اور اسے لوگوں پر آشکار کرنے کے لئے آسمانی نشان بھی مسلسل ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں اسکے باوجود جب وہ صداقت دنیا والوں کے سامنے پیش کی جاتی ہے تو لوگ نہ صرف یہ کہ اسے ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ بلکہ اسے خندۂ استہزاء میں اڑانے سے بھی باز نہیں آتے اور ایسا ایک دفعہ نہیں بلکہ جب سے یہ دنیا بنی ہے بار بار ہوتا چلا آیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جب بھی کوئی مامور حق و صداقت کی اشاعت کی غرض سے بھیجا تو روشن دلائل سننے اور درخشندہ آسمانی نشان دیکھنے کے باوجود لوگوں نے اس کا اور اس کی پیشکردہ صداقت کا مذاق ہی اڑایا اور اسے نہ ماننے پر ہی اڑے رہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ دنیا کی ہٹ دھرمی پر مبنی اس انتہائی عجیب و غریب روش پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝

(یٰسٓ آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ ہائے افسوس! (انکار کی طرف مائل) بندوں پر کہ جب کبھی بھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نظر سے دیکھنے لگ جاتے ہیں (اور تمسخر کرنے لگتے ہیں)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صداقت جبکہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے لوگ اس کا انکار کیوں کرتے ہیں اور اس کا تمسخر کیوں اڑاتے ہیں۔ ان کی عقلیں کیوں بیکار ہو جاتی ہیں اور ان کی آنکھوں پر کیوں پردہ پڑ جاتا ہے۔ وہ نہ دلائل سے ہی کوئی فائدہ اٹھاتے ہیں اور نہ آسمانی نشانوں کو ہی خاطر میں لاتے ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس سوال کا بھی جواب دیا ہے اور فرمایا ہے کہ صداقت کا انکار کرنے اور اس کا تمسخر اڑانے والوں میں ایک بنیادی خرابی ہوتی ہے جس کی وجہ سے ان کی عقلیں ماری جاتی ہیں اور ان کی بینائی کالعدم ہو جاتی ہے۔ وہ دل اور دماغ رکھنے کے باوجود سوچنے سمجھنے سے اور آنکھیں رکھنے کے باوجود دیکھنے سے عاری ہو جاتے ہیں۔ وہ بنیادی خرابی یہ ہوتی ہے کہ دنیا اور اس کی زینتوں کے وہ اس درجہ گرویدہ ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا خوف سرے سے ان میں باقی رہتا ہی نہیں۔ وہ زندگی کے اباحتی اطوار میں ہی مصروف رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی پکار وہ کتنی ہی مؤثر اور مدلل کیوں نہ ہو انہیں سخت ناگوار گزرتی ہے اور زندگی کی آسائشوں اور راحتوں میں وہ اسے ناقابلِ برداشت مداخلت تصور کرتے ہیں۔ اس لئے اسے حقارت سے دیکھنے اور اس کا مسخر اڑانے لگتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے انسانوں میں گھر کرنے والی اس بنیادی خرابی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا ۘ وَالَّذِينَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

(البقرہ آیت ۲۱۱)

ترجمہ:۔ جن لوگوں نے (صداقت کا) انکار کیا ہے انہیں دنیوی زندگی خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے اور وہ ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں ٹھٹھا کرتے ہیں اور (اس کے بالمقابل) جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا ہے وہ ان (انکار کرنے اور تمسخر اڑانے والوں) پر قیامت (یعنی فیصلے کے دن) کو غالب ہوں گے اور اللہ جسے پسند کرتا ہے اسے بے حساب دیتا ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ دنیوی زندگی کی زینتوں اور اس کے عیش و آرام میں حد سے بڑھا ہوا انہماک ہی لوگوں کو مامورین الٰہی اور ان کی لائی ہوئی صداقت کے انکار ہی پر نہیں بلکہ ان کا تمسخر اڑانے پر اکساتا ہے۔ جن لوگوں کو دنیوی زندگی کی زینتیں اور اس کی آسائشیں حد سے زیادہ عزیز ہوں اور جو اباحتی زندگی گزارنے کے عادی ہوں وہ ان سے دستکش ہو کر خدا کی طرف کیسے آسکتے ہیں۔ اسی لئے ان پر نہ دلائل اثر کرتے ہیں اور نہ آسمانی نشانوں کا ہی وہ کوئی اثر قبول کرتے ہیں بلکہ وہ مامور من اللہ اس کی پیشکردہ صداقت اور اس پر ایمان لانے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں اور ان سے ٹھٹھا کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متاع الحیوٰۃ الدنیا کو لہو و لعب اور متاع الغرور قرار دیا ہے اور اس سے حد سے زیادہ پیار کرنے والوں کو دوزخ کے عذاب سے ڈرایا ہے۔

"ملک کی ۸۵ فیصد آبادی اسلام سے عملی وابستگی نہیں رکھتی"

۱۶ اپریل ۱۹۸۲ء کو دارالسلام، باغِ جناح، لاہور میں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے ایک تقریر فرمائی اس کا جو خلاصہ روزنامہ جنگ میں شائع ہوا ہے وہ بلا تبصرہ درج ذیل ہے۔

"پاکستان کی ۸۵ فیصد آبادی اسلام سے عملی وابستگی نہیں رکھتی بلکہ آبادی کے اس بڑے حصہ نے اسلام کو محض رسوم و رواج تک اپنا رکھا ہے۔ آج یہاں انہوں نے کہا کہ آبادی کا یہ بڑا حصہ صرف اس حد تک اسلام سے وابستہ ہے کہ شادی بیاہ، عید کا تہوار یا موت کے بعد تجہیز و تکفین اسلامی طریقے سے کر لیتا ہے۔ ورنہ عملاً آبادی کے اس بڑے حصہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا آبادی کا صرف ۱۰،۸ فیصد حصہ ایسے لوگ ہیں جن کا مذہب سے کوئی تعلق ہے، یہ نمازیں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں، حج اور زکوٰۃ کے فرائض پورے کرتے ہیں، مساجد کی تعمیر اور دینی مدرسوں کی سرپرستی کرتے ہیں لیکن عملاً یہ لوگ نہ صرف یہ کہ اخلاقی حدود کی پروا نہیں کرتے بلکہ ان کے رزق میں حلال اور حرام کی تمیز بہت کم ہوتی ہے۔ وہ بینکوں سے حاصل ہونے والے سود کو سود نہیں سمجھتا اور سؤر کے گوشت کو بکری سمجھ کر کھا لیتا ہے۔ اس طبقہ کے قول و فعل میں بڑا تضاد ہے۔ یہ سود کو سود سمجھ کر نہیں کھاتا۔ حالانکہ اسلام نے زانیوں سے اعلانِ جنگ کے لئے نہیں کہا لیکن سود خوروں سے اعلانِ جنگ کا حکم دیا۔ یہ طبقہ کاروباری لوگ ہیں۔ ان کے علاوہ ۳ فیصد افراد وہ ہیں جو جدید تعلیم یافتہ ہیں۔ اس طبقہ کا دین کا تصور بالکل صحیح ہے۔ لیکن ان میں بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے جو کچھ کرنے کو تیار نہیں بلکہ محض ٹیبل پر بیٹھ کر اسلام سے ہمدردی کر سکتے ہیں۔ اگرچہ علامہ اقبال اور سید مودودی نے اسلام کو ایک مکمل نظام قرار دینے اور اسے نظامِ زندگی پر غالب کرنے کے لئے بڑا کام کیا مگر اس کے باوجود یہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ اسلام سے محض ہمدردی جتاتا ہے۔ عملاً کچھ کرنے کو تیار نہیں۔

چوتھا طبقہ وہ ہے جو آٹے میں نمک کے برابر ہے، دین کی خدمت بھی کر رہا ہے مگر یہ طبقہ بھی کئی گروہوں میں بٹ گیا ہے اور آپس میں دست و گریبان ہو رہا ہے۔

نتیجۃً ایمان کی حالت سخت خراب ہے۔ وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ وہ ایمان پر ہیں دراصل وہ ایمان کی حقیقت سے واقف نہیں۔ اس لئے کہ اسلام وراثت نہیں بلکہ ایک یقین کامل ہے جو انسان کے کردار کو بلند کرتا ہے۔ عوام کے ذہنوں پر دین کی گرفت نہ ہونے کے برابر ہے جبکہ معاشرہ کا ذہین عنصر اپنے نظریات میں الحاد لئے ہوئے ہے۔ اس کے ذہنوں میں مختلف نظریات گڈمڈ ہیں، اس لئے یہ طبقہ کچھ کرنے کی پوزیشن میں نہیں۔

علماء کرام کے طبقہ کی ایک بڑی اکثریت مذہب کو پیشہ بنا لیتی ہے اور فرقہ واریت کی بنا پر اپنے اس پیشہ کو اہم بنا لیتی ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ یہاں تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی گزشتہ پچاس سال سے کام کر رہی ہیں لیکن ان کے مجموعی اثرات ہونے کے باوجود بھی لوگ دین سے بہت دور ہیں۔ ایک طبقہ سیاست اور دین سے بیک وقت تعلق رکھے ہوئے ہے اور اپنی خواہشوں کی تکمیل کے لئے سیاست اور دین کو استعمال کرتا ہے۔ لیکن اس طبقہ کا مستقبل اب کچھ زیادہ روشن نہیں۔"

(روزنامہ "جنگ" لاہور ۱۸ اپریل ۱۹۸۲ء صفحہ اوّل و ۵) مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو "پاکستان ٹائمز" لاہور ۱۷ اپریل ۱۹۸۲ء صفحہ ۵ کالم ۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا انڈونیشیا میں ورود

بوگر، چیانجور، باندونگ، گاروت، داناسگرا، سنگاپرنا کے احباب سے خطاب

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

قسط نمبر (۲)

سسسہ: مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ

آج سے تراسی ۸۳ سال قبل حضرت اقدس کو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی تھی۔ کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اور یہ آواز ایک ایسے گاؤں میں سنائی دی تھی۔ جو نہ کسی پختہ سڑک، نہ ریل کے ذریعہ دوسرے شہروں سے ملا ہوا تھا۔ اس گاؤں میں صرف تین دوکانیں تھیں یہ آبادی ہر قسم کی سہولت سے محروم تھی۔ برف اور سودا بھی بارہ میل کے فاصلہ پر بٹالہ سے منگوایا جاتا تھا۔ یہاں ہر شے نایاب تھی۔ لیکن خدا کی محبت اور اس کے دین کے درد میں ایک دل تڑپ تڑپ کر خدا سے یہ کہہ رہا تھا۔

؎ دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفیٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

اور دینِ حق کی حالت یہ تھی۔

؎ ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

اس صورتِ حال میں دردمند دل کے مالک کو یہ آسمانی آواز سنائی دی۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

دنیا قیام جماعت احمدیہ کی پہلی صدی کے دوران اس بشارت کے مہتم بالشان ظہور کا مشاہدہ کرتی چلی آرہی ہے۔

بوگر میں آمد

محترم صاحبزادہ صاحب ۸ رجون کو بوگر تشریف لے گئے۔ اردگرد کی جماعتوں کے احباب اور مستورات کثیر تعداد میں جمع تھے۔ مسجد مشن ہاؤس اور مسجد کے باہر کا پلاٹ لوگوں سے بھرا ہوا تھا اور صاحبزادہ صاحب کی آمد کی خوشی میں ترانے گا رہا تھا۔ آپ کی آمد پر صدر جماعت عارف دستمامان صاحب اور مبلغ حلقہ نے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے احباب سے انگریزی میں خطاب فرمایا۔ جس کا ترجمہ یحییٰ پنتو صاحب نے انڈونیشین زبان میں کیا۔ جس میں آپ نے فرمایا۔ انڈونیشیا میں پہلی بار میں ۱۹۶۳ء میں آیا۔ پھر پانچ سال بعد ۱۹۶۸ء میں اور اب تیرہ سال بعد مجھے یہاں آنے کا موقع ملا۔ آپ نے فرمایا۔ اس وقت جو بچے تھے آج وہ جوان ہیں۔ جماعت خدا کے فضل سے ترقی کر رہی ہے۔ تاہم نئے چہرے زیادہ نہیں ہیں آپ نے کہا کہ احباب تبلیغ کی ذمہ داری کو پورے طور پر نبھانے کی کوشش کریں۔ آپ کی محترمہ بیگم صاحبہ نے عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمیں عملی طور پر اسلام کی تعلیم کو اختیار کرنا چاہیئے تا دنیا ہمارے نمونہ کو دیکھ کر دینِ حق کو قبول کرے

چیانجور میں آمد

بوگر سے آپ ضلع چیانجور کے لئے روانہ ہوئے۔ اس ضلع میں چودہ جماعتیں ہیں۔ جو دور دراز پہاڑی علاقہ میں واقع ہیں صاحبزادہ صاحب کی آمد کی خبر سن کر تمام جماعتوں کے نمائندگان مسجد چیانجور میں جمع ہو گئے۔ آپ کی آمد پر حاضرین نے بلند آواز سے اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبًا کے فلک شگاف نعروں سے آپ کا استقبال کیا۔

زمین کے کناروں تک

جماعت سے خطاب کرتے ہوئے محترم میاں صاحب نے فرمایا۔ حضرت اقدس کو اللہ تعالیٰ نے بتایا۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

کہا جاتا ہے کہ انڈونیشیا بھی دنیا کا ایک کنارہ ہے ماریشس بھی دنیا کا کنارہ۔ سکاٹ لینڈ کے نقشہ میں بھی موٹے حروف سے لکھا ہوا ہے کہ یہ دنیا کا کنارہ ہے۔ ناروے کو بھی دنیا کا کنارہ کہا جاتا ہے۔ ان سب ممالک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتہائے احمدیہ قائم ہیں اور بھی جو دنیا کے کنارے کہلاتے ہیں وہاں انشاء اللہ جماعتیں قائم ہوں گی۔

ہمیں یہ جائزہ لینا چاہیئے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر رہے ہیں یا نہیں؟ اگر آپ محنت کریں تو یہ دن جلد آسکتا ہے ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچائے

خطاب کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ انڈونیشیا کی جماعت بہت محبت کرنے والی جماعت ہے۔ آپ کے اخلاص اور محبت کو دیکھ کر میرا دل بھر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص میں برکت دے۔ آمین۔

باندونگ میں آمد

اسی روز رات کو محترم صاحبزادہ صاحب چیانجور سے باندونگ پہنچ گئے اس طرح آپ نے ایک روز میں دو سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے چار جگہوں کا دورہ کیا اور اپنے پُر اثر خطابات سے احباب کو نوازا۔ یہاں بھی جماعت کے احباب مرد و زن استقبال کے لئے جمع تھے اور آپ کو دیکھ کر خوشی سے اچھلتے اور نعرے لگا رہے تھے۔

آپ کی آمد کے دوسرے روز صدر جماعت یحییٰ صاحب نے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جواب میں صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔ آپ حضرت اقدس کے روحانی فرزند ہیں حضور کی بعثت کی اغراض کو پورا کرنا ہماری ذمہ داری ہے ہمیں ہر قربانی کے لئے موسیٰؑ کی قوم کا نہیں بلکہ صحابہ کی قربانی کا معیار سامنے رکھنا چاہیئے۔ درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔

خطاب کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اس وقت ایک سو سے زیادہ ممالک میں تبلیغ ہو رہی ہے اور سینتالیس ۴۷ ممالک میں باقاعدہ مرکزی مبلغ کام کر رہے ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے قرآن مجید کی تفسیر میں فرمایا ۱۹۹۰ء کے بعد جماعت کے لئے ترقیات کے غیر معمولی دروازے کھلنے والے ہیں۔ خدا کے وعدے تو پورے ہو کر رہیں گے۔ ہمیں اپنی کمزوریوں کو دور کرنا چاہیئے۔ بچوں کی صحیح تربیت کرنی چاہیئے تا وہ اس بوجھ کو اٹھا سکیں جو ان کے کندھوں پر پڑنے والا ہے۔

گاروت میں ورود۔ لجنہ ہال اور مشن ہاؤس کا افتتاح

گیارہ جون کو باندونگ سے ساڑھے گیارہ بجے گاروت کے لئے روانہ ہوئے۔ گاروت پہنچ کر آپ نے لجنہ ہال اور مشن ہال کا افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد احباب جماعت سے مسجد الناصر میں خطاب فرمایا آپ نے جماعت کو توجہ دلائی کہ مسجد کی ظاہری آرائش کی بجائے اس کی اصل غرض کو پورا کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے اخوت اور بھائی چارہ کی فضا قائم ہوتی ہے صحابہؓ اگر کسی کو مسجد میں نہ دیکھتے تو اس کی خیریت دریافت کرنے کے لئے اس کے گھر پہنچتے۔ کہ خیر تو ہے آپ کو آج مسجد میں نہیں دیکھا۔ آخر میں آپ نے دعا کی کہ خدا کرے ہماری مسجدیں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہوں۔

داناسگرا میں صاحبزادہ صاحب کی آمد اور مسجد کا افتتاح

گاروت سے ساڑھے بارہ بجے آپ داناسگرا تشریف لائے۔ اور مسجد کا افتتاح فرمایا۔ احباب جماعت کو آپ نے نصیحت فرمائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پہلی مسجد تعمیر فرمائی تھی۔ اس کی چھت تنکوں کی تھی۔ زمین پر کوئی فرش نہ تھا بارش ہوتی تو اندر کیچڑ ہو جاتا تھا۔ کسی مسجد کی ظاہری شان و شوکت اسکو بابرکت نہیں بناتی۔ وہی مساجد بابرکت ہوتی ہیں جو نمازیوں سے بھری ہوں ذکر الٰہی سے ان کی فضا معطر ہو۔ اور وہاں ذکر الٰہی اور خدا تعالیٰ کی صدا بلند ہو۔

پس دعائیں کرو اور بہت دعائیں کرو۔ اللہ ہماری نمازوں کا محتاج نہیں البتہ مساجد اسکے فضل کو جذب کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد آپ نے نہایت خشوع و خضوع سے دعا کرائی اور دوستوں سے مصافحہ کیا۔

سنگاپرنا کا دورہ

داناسگرا سے آپ موضع سنگاپرنا تشریف لے گئے اور احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ آپ نے پُر سوز آواز میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں پڑھیں اور فرمایا۔

خدا کرے یہ دعائیں ہمارے حق میں بھی پوری ہوں۔ یہ دعائیں سورۃ ابراہیم کی آیت ۳۵ تا ۴۱ پر مشتمل ہیں۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا..... الخ

آپ کی پُر سوز الحان کی وجہ سے مجلس کی عجیب کیفیت تھی۔ آپ نے فرمایا ان دعاؤں کو خدا نے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور دنیا کی ہدایت کے لئے ھادی برحق کو بھیجا۔ ایسی برکات کے نزول کا اعادہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نتیجہ میں وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے۔ فتبارک من علّم وتعلّم۔

۔ باقی ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا

زبان کی حکمرانی ● اس کی آفات

مُوَدانِ حق آگاہ کا کمال

محترم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ امیر صوبہ بلوچستان :

اس میں کلام نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرتِ انسان کو بڑے قیمتی اعضاء عطا فرمائے ہیں جن میں بعض اپنی کارکردگی اور وسعت کے لحاظ سے دوسرے اعضاء سے افضل ہیں۔ سوائے دل و دماغ کے باقی شریف اعضاء کی حکمرانی کسی ایک خاص پہلو تک محدود ہے۔ مثلاً آنکھ گو بہت گراں قدر نعمتِ خداوندی ہے لیکن اس کی حکومت مختلف رنگوں یا شکلوں کے دکھانے تک محدود ہے۔ یہی حال کانوں کا ہے جن کے ذریعے ہم ہر قسم کی آوازیں سنتے ہیں۔ لیکن اگر ہم زبان کی سلطنت کا طول و عرض ناپنا چاہیں تو شاید ہم اس کی ٹھیک ٹھیک پیمائش نہ کر سکیں کیونکہ اسکی مملکت کا دامن بے حد وسیع ہے۔ ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ انسانی دل و دماغ کی پادشاہت میں زبان کا بڑا عمل دخل ہے۔ انسانی دل و دماغ میں جو خیالات و تصورات پیدا ہوتے ہیں انہیں زبان ہی عبارت کا جامہ پہناتی ہے۔ طرفہ یہ کہ زبان کی طاقت یا قوتِ بیانیہ کا اثر خود دل و دماغ پر بھی پڑتا ہے۔ جیسے کہ ہمارا مشاہدہ ہے جب انسان میں جوش یا غصہ کی حالت پیدا ہوتی ہے تو اگر ہنوز اس کے اخلاق کی تعدیل نہیں ہوئی تو اس کی زبان بے قید ہو کر سخت سست کلمات کہتی اور تیز کاٹنے والی قینچی کی طرح بے تکان چلنے لگتی ہے۔ اس کے برعکس اگر اسی زبان سے تضرع و زاری کے کلمات ادا کئے جائیں تو دل و دماغ پر فروتنی و انکساری کے اثرات مرتب ہو کر رقت کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر زبان سے خوشی و انبساط کے الفاظ بار بار ادا کئے جائیں تو نتیجتہً دل و دماغ میں نشاط انگیز کیفیات ظہور پذیر ہوتی ہیں اور انسان کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھل کر اپنی اندرونی مسرت و شادمانی کی زندہ تصویر بن جاتا ہے۔ یہی حال بُرے کلمات کے استعمال کا ہے۔ بدگفتاری گالی گلوچ، لغو گوئی، استہزاء، اور فحش کلامی سے دل میں تاریکی اور دماغ میں پراگندگی پیدا ہوتی ہے اور چہرے پر نحوست کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں۔ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایسے شخص سے فرشتے، جو نورانی وجود رکھتے ہیں دور ہٹتے ہیں اور شیطان، جو تاریکی کا فرزند ہے، اس کے قریب آنا شروع کرتا ہے اگر یہی چلن قائم رہے تو پھر ایسے شخص پر شیطان اپنا پورا پورا تسلط جما لیتا ہے تب ایسا شخص تکبر سے حصہ لے کر بدخوئی کا خوگر اور راستی و عاجزی کا دشمن بن جاتا ہے۔ وہ دوسروں کو اپنے جھوٹے علمی تکبر کی وجہ سے جاہل و کم عقل سمجھتا اور اپنے تئیں علم و دانش کا گوہر یک گرانمایہ سمجھتا ہے اس کے برعکس اگر انسان شیریں کلام و راست گفتار ہو، گفتگو میں ادب و حیا کو ملحوظ رکھے۔ پاکیزہ باتیں کرے، ذکرِ الٰہی، استغفار و درود شریف اس کے لبوں کی زینت ہوں تو اس میں عاجزی اور فروتنی پیدا ہوتی ہے اس کا خوابیدہ نورِ قلب جاگ اٹھتا ہے۔ دل کا زنگ اترنا شروع ہوتا ہے۔ گردن میں تکبر کی سختی نہیں رہتی اس حال میں اسے اپنے نفس کا تزکیہ حاصل ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ اپنے آپ کو حقیقتاً لاشئے محض اور ہیچ جانتا ہے۔ یہی وہ وضع گفتار و کردار ہے جس سے اس کے قلب کا روحانی تصفیہ ہوتا ہے۔ پھر ایک وہ وقت آتا ہے جب اس کا دل تجلی گاہِ خالقِ ارض و سماء بن جاتا ہے۔ عبودیت کے اس ذیشان مقام کے حصول کے لئے ابتداء سے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو بنی نوعِ انسان کے لئے وسیلہ بنا کر مبعوث فرمایا تا وہ روح القدس کی تائید سے اور بھرپور روحانی زندگی کے عملی مظاہر سے اپنے نیک فطرت مریدانِ باصفا کو اپنے رنگ میں رنگین کریں۔ خدا تعالیٰ کے مامور صرف آداب و اخلاق کی روکھی سوکھی تعلیم دینے کے لئے نہیں آتے وہ تو آدمی کو انسان، انسان کو باخدا بلکہ خدا نما انسان بنانے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ انہی ذاتِ گرامی نور کا مینار ہوتی ہے وہ آسمان سے جذب و کشش کی مقناطیسی قوت ساتھ لاتے ہیں ان کی پاکیزہ صحبت اور انفاسِ قدسیہ کے اثر سے ان کے متبعین کے سفلی جذبات خشک پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں۔ شربتِ وصل کی سیری ان کے دلوں سے دنیا و ما فیہا کی محبت نکال باہر پھینکتی ہے ان کے قلوب اس نور سے، جو نبی کے روپ میں ظہور پذیر ہوتا ہے منور ہو کر دوسرے بجھے ہوئے چراغوں کو روشن کرتے ہیں۔ فعال و متحرک زندگی کا ایک قافلہ تیار ہو کر رواں دواں ہوتا ہے ہر روز نئے چراغ روشن ہوتے ہیں جوں جوں تاریکی گھٹتی اور روشنی بڑھتی چلی جاتی ہے، حق و راستی کے راہ زن اپنی پھونکوں سے ان چراغوں کو بجھانے کی مزید کوشش کرتے ہیں وقفہ وقفہ سے پھونکوں کے طوفان اٹھتے ہیں۔ دشمن خیال کرتا ہے کہ وہ سارے چراغ بجھا دیگا لیکن جب طوفان تھمتا ہے تو چراغوں کی روشنی پہلے سے زیادہ ہوتی ہے۔ بالآخر حق غالب ہوتا ہے اور باطل مغلوب ہو کر بھاگ جاتا ہے۔ ایسا عظیم تغیر جسے وجہ آفرین انقلاب کہیئے ہمیشہ کسی مردِ حق آگاہ کی روحانی تربیت سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ حضرت مولانا رومی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

صحبتِ مرداں اگر یک ساعت است
بہتر از صد چلہ و صد طاعت است
ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
او نشیند در حضور اولیاء
چوں شوی دور از حضور اولیاء
در حقیقت گشتہ دور از خدا

حضرت اقدس امام العصر نے زبان کی آفات سے بچنے کے لئے یہ تعلیم فرمائی۔

"جب لوگ تمہیں دکھ دیں، گالیاں نکالیں تو تم بالمقابل سب و شتم سے کام نہ لینا بلکہ صبر و استقلال کیساتھ ایک عثمانی پہلوان کی طرح اخلاقی قوت کا مظاہرہ کرنا۔ بدگو دشمن تھک ہار کر شکست کھائے گا۔ فتح مندی کا تاج تمہارے سروں کی زینت بنے گا۔ نیز فرمایا حقیقی پہلوان وہ ہے جو غصہ اور نفسانی جوش کے وقت غصہ پی جائے اور اپنے جوش کو تھام لے۔

پھر حضور فرماتے ہیں۔

"لوگ تمہیں دکھ دیں گے اور ہر طرح سے تکلیف پہنچائیں گے، مگر ہماری جماعت

ذہنوں کو جلا دینے والے

افکارِ عالیہ

ادارہ الفضل سیدنا حضرت مصلح موعود کی کتب، تقاریر اور خطبات وغیرہ میں سے دلچسپ اور سبق آموز واقعات علیحدہ کر کے شائع کر رہا ہے۔ ان واقعات کے انتخاب کے لئے قارئین کرام سے شرکت کی استدعا ہے۔
(ادارہ)

سخت سردی سے جمے ہوئے تالاب میں کودنے کا حکم

(حضرت ابراہیمؑ نے آنحضرتؐ کے بارے میں جو دعا کی تھی اس میں یہ کہا گیا تھا کہ ایک ایسا شخص مبعوث ہو جو لوگوں کو پاک کر کے ان کی کایا پلٹ دے۔ اس ضمن میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں :)

بوعلی سینا کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ایک دفعہ اپنے شاگردوں کو ایک کتاب پڑھا رہے تھے۔ پڑھتے پڑھتے ایک شاگرد نے کہا آپ تو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بھی بڑھ کر ہیں۔ بوعلی سینا مومن آدمی تھے مگر علم النفس کے ماہر تھے۔ انہوں نے سمجھا کہ ممکن ہے اس وقت اگر میں اسے سمجھاؤں تو اس کی سمجھ میں بات نہ آئے اور یہ ضد میں اور گمراہ ہو جائے۔ اس لئے چپ رہے۔ لیکن ایک دن جبکہ سردی کا موسم تھا۔ اور تالاب کا پانی سخت سردی سے جما ہوا تھا۔ انہوں نے اس شاگرد سے کہا کہ کپڑے اتار دو اور تالاب میں کود پڑو۔ اس نے کہا۔ آپ یہ کیسی احمقانہ بات کر رہے ہیں۔ کیا میں پانی میں کود کر مر جاؤں۔ انہوں نے کہا اس دن تو تم مجھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی بڑا کہہ رہے تھے اور آج اتنی بات بھی نہیں مانتے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ تھے کہ آپ کے ماننے والوں نے کبھی نہ کہا کہ ہم مر جائیں گے بلکہ آپؐ جو کہتے فوراً اس پر عمل کرتے خواہ موت سامنے نظر آتی اور خوشی خوشی آپؐ کے لئے جانیں دے دیتے۔

غرض یہ کتنی بڑی بات بتائی کہ وہ ایک دو کی نہیں بلکہ قوم کی قوم کی کایا پلٹ دے گا۔ .... آپؐ نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس قوم کی کایا پلٹ دی۔ (فضائل القرآن صفحہ ۱۹۳ تا ۱۹۵)

(مرسلہ :۔ مکرم عاشق سلام صاحب گوگو منڈی ضلع وہاڑی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لوگ جوش نہ دکھائیں۔ جوشِ نفس سے دل دُکھانے والے الفاظ استعمال نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگ پسند نہیں ہوتے۔ ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ ایک نیک نمونہ بنانا چاہتا ہے۔

(بحوالہ بدر ۲ نومبر ۱۹۱۱ء)

قرآنِ پاک میں ہے۔

والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین

(آل عمران ۱۳۵)

یعنے (مومن) غصہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے احسان کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۱۔ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا۔ (المزمل)

ان کی تلخ کلامی اور دشنام طرازی پر صبر کرو اور موحسانہ وضع داری کے ساتھ اُن سے الگ رہو۔

۲۔ وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی۔

جس نے اپنے نفس کو اپنی ہوائے نفسانیت سے روکا۔ بلاشبہ ایسے کا ٹھکانہ جنت ہے ہ

اللہ تعالیٰ ہمیں ان پاک تعلیمات پر ہمیشہ چلتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

قادیان آکر تربیت حاصل کرنے والے ابتدائی مبلغین میں سے ایک

حضرت مولوی عبدالواحد صاحب انڈونیشین

مکرم مولوی عبدالمالک صاحب۔ مبلغ انڈونیشیا۔

— ۲ —

کریم ظفر صاحب نے بتایا کہ میں جب سے امریکہ آیا ہوں (تقریباً ۱۲ سال سے) اس عرصہ میں اور اس سے پہلے بھی ہم سے کوئی کسی قسم کا مطالبہ نہیں کیا صرف یہی تاکید فرماتے کہ نمازیں پڑھو۔ چندہ دو اور خلیفۂ وقت سے محبت رکھو اور اطاعت کرو۔

محترم مولوی صاحب کے منجھلے بیٹے مکرم نعیم احمد طاہر نے بتا کہ میں حیران ہوتا ہوں یہ سوچ کر کہ ابا جان اپنے محدود مالی وسائل اور گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ جب اپنے غریب رشتہ داروں کی مالی امداد کیا کرتے تھے تو کس توکل سے کرتے تھے اور یہی نہیں بعد میں بعض مخیر دوستوں سے کہہ کر کئی یتیم بچوں کے وظائف لگوائے۔ اور ہر ضرورت مند کی حسب حیثیت مدد فرماتے۔

بچوں کو اکثر سلسلہ کی کتب پڑھنے کو کہتے اور جب کبھی گھر میں دوسرا رسالہ دیکھ لیتے تو سخت قلق ہوتا کہ یہ فضول چیزیں کیوں پڑھتے ہو۔ ایسا ہی بچوں میں منظوم کلام حضرت اقدس اور حضرت مصلح موعود کے یاد کرانے کے لئے یہ طریق رکھا ہوتا کہ جو ایک شعر یاد کرے گا اسے دو آنے انعام اس طرح کئی کئی شعر بچوں کو حفظ کرائے۔

ایک دفعہ آپ کے بڑے بیٹے سلیم صاحب جبکہ چنیوٹ میں وکالت کی پریکٹس کر رہے تھے تو یہ سوچ کر کہ لاہور جا کر مستقبل بہتر ہو سکتا ہے۔ چنیوٹ سے لاہور منتقل ہو گئے محترم مولوی صاحب کو علم ہوا تو آپ کو بڑا ملال ہوا کہ چنیوٹ رہ کر کم از کم ربوہ کی فضا میسر تھی اب لاہور جا کر تو مرکز سے دور ہو جائیں گے چنانچہ بیٹے کو حکم دیا کہ فوراً واپس چنیوٹ آجاؤ لاہور تمہارے لئے بہتر نہیں ہے چنانچہ سلیم صاحب کا بیان ہے کہ تین دن کے اندر اندر سارا سامان دوبارہ سمیٹا اور ابا جان کے فرمان پر واپس آگیا۔ اللہ اللہ کیسی محبت تھی سلسلہ سے اور مرکز سلسلہ سے۔ اٹھتے بیٹھتے۔ سلسلہ کی محبت کا درس دیتے۔ خلافت کی اطاعت پر زور دیتے۔ عاجزی کی تلقین کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولوی صاحب کی ان قربانیوں کو قبول کیا اور اپنے فضل اور رحمت سے آپ کی اولاد کو ترقیات سے نوازا۔ عزت بھی دی۔ اور اس دنیا کی نعمتوں میں سے بھی بھرپور حصہ دیا۔

ربوہ میں اپنے محلہ میں مسجد کی تعمیر میں بھی خاصی تگ و دو کی اور ملک سے باہر جانے والوں کو کہہ کر مسجد کی تعمیر کے لئے قابلِ قدر چندہ دلوایا اور جب بھی محلہ میں سے کوئی کسی چیز کے لئے جاتا تو فوراً حامی بھرتے اور کوشش کرتے کہ اس کا کام کر دیں۔

گھر میں سب کو ہمیشہ یہ فرماتے کہ صدقہ کثرت سے دیا کرو۔ اور کسی بھی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے اور حسبِ توفیق ضرور مدد کرتے۔

حضرت مولوی صاحب نے آخر وقت تک درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا چونکہ زیادہ باہر نہیں آیا کرتے تھے اس لئے مختلف دوست گھر پر آکر ہی نوئے تلمذ تہہ کرتے اور علم حاصل کرتے۔ اور آپ اس حدیث پر عمل کرتے رہے کہ۔ خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ۔

آخر میں حضرت مولوی صاحب کا ایک واقعہ لکھ کر مضمون کو ختم کروں گا جس سے معلوم ہو گا کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسی محبت عطا کی تھی۔ آپ کے بیٹے مکرم کریم ظفر صاحب نے بتایا کہ ۱۹۸۰ء میں ابا جان کافی بیمار تھے اور میں نے حج پر بھی جانا تھا۔ چنانچہ پہلے میں ربوہ آیا اور آپ سے ملا آپ کی طبیعت دیکھ کر میں سوچ میں پڑ گیا کہ حج پر جاؤں یا نہ جاؤں کہ کسی نے ابا جان کو بتا دیا تو پھر ایسا ہوا کہ ابا جان نے اپنی بیماری کو چھپا کر مجھے بار بار کہنا شروع کر دیا کہ دیکھو اب میں ٹھیک ہوں اچھا ہوں آپ ضرور حج پر جائیں اور مجھے بہت خوشی ہو گی اگر جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک پر میرا سلام بھی پہنچاؤ آخر مجبور کر کے مجھے بھجوا دیا اور میں جب حج کر کے واپس آیا اور آکر بتایا کہ آپ کا سلام پہنچا دیا تھا تو آبدیدہ ہو گئے اور پھر اسی خوشی میں کہ میرے بیٹے نے حج کر لیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام پہنچا دیا ہے۔ تقریباً چھ ماہ تک آپ کی طبیعت بہت ہی بشاش رہی۔ بے شمار واقعات ہیں حضرت مولوی صاحب کے جن سے آپ کا تقویٰ اخلاص۔ توکل۔ عاجزی۔ سلسلہ سے بے انتہا محبت ظاہر ہوتی ہے۔ الغرض اخلاق حسنہ کی آپ تصویر تھے۔ اور حضرت اقدس کی برکتوں سے وافر حصہ پایا کہ یہی دیکھ کر زبان پر آتا ہے کہ۔

"دامان نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار"

پسماندگان میں مرحوم کی بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں جن میں سے ایک علاوہ باقی سب امریکہ، سوئٹزرلینڈ میں مقیم ہیں اور اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قربانیاں قبول کیں اور زندگی میں بھی جنت عطا کی یقین ہے کہ وہ رحمان و رحیم آسمانی آقا آپ کو اس جہان میں بھی جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقامات عطا کرتا چلا جائے گا۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین۔

خاکسار کو یاد ہے کہ آپ بڑے ہی نفیس تھے۔ ایک مرتبہ میں اپنی بھاجی کی رخصتی پر دعا کے لئے ساتھ لانے کو حاضر ہوا تو صاف ستھرے کپڑے پہن کر بیٹھے تھے اور جب میں پہنچا تو مجھے اندر بلا کر بیٹھنے کو کہا چلنے سے قبل آپ اپنے سرہانے کے نیچے سے کچھ تلاش کر رہے تھے کہ میں نے دیکھا آپ نے ایک شیشی نکالی اور تھوڑا سا عطر ہتھیلی پر ڈال کر کپڑوں پر اور ریش مبارک پر لگایا۔ اور اس قدر نفیس خوشبو تھی کہ آج بھی تصور کروں تو وہی سماں یاد آجاتا ہے اور خوشبو یاد آتی ہے تو آپ کے ذوق کے ساتھ ساتھ نفاست کا بھی علم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کروڑ کروڑ جنت نصیب کرے اور ان عشاق میں کھڑا کرے جنہوں نے ہر آن ہر جان قربانی کے لئے تیار رکھی اور سرِ مو انحراف نہیں کیا۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور سب کا حامی و ناصر ہو

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

موصیات کے بارے میں ضروری اعلان

امراء / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی توجہ فرمائیں

حسب قاعدہ وصیت ۳۷۶ الف (رسالہ قواعد وصیت ص۳۱) کسی شادی شدہ خاتون کی وصیت کے لئے اُس کا حق مہر اس کے خاوند کی (وصیت کرنے کے وقت کی) چھ ماہ کی آمد سے کم نہیں ہونا چاہیئے اور اگر حق مہر کم ہو تو ضروری ہے کہ اس کی تمام جائیداد بشمول حق مہر یہی شرط پوری کرتی ہو۔

جس خاتون نے شادی سے قبل وصیت کی ہو تو اس کی وصیت کے لئے اُس کے خاوند کی چھ ماہ کی آمد (حق مہر یا تمام جائیداد بشمول حق مہر کے سلسلہ میں) شادی کے وقت کی محسوب ہو گی۔ یہ قاعدہ نئی اور پرانی تمام وصایا خواتین پر نافذ ہو گا۔ لہٰذا مذکورہ بالا تمام موصیات (جنہوں نے شادی شدہ ہونے کی حالت میں یا اس سے قبل وصیت کی ہو) نیز ان کے قریبی اعزہ سے التماس ہے کہ وہ اپنی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب اور صدر صاحب موصیان کی تصدیق کے ساتھ خاوندوں کی (مذکورہ بالا تفصیل کیمطابق) ماہوار آمد سے دفتر وصیت کو فوری طور پر مطلع کریں۔ اس ہدایت کی عدم تعمیل کی ذمہ داری مذکورہ بالا موصیات اور ان کے اقرباء پر ہی عائد ہو گی۔

تمام امراء / صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ براہ کرم اپنی اپنی جماعت کی مذکورہ بالا موصیات کے خاوندوں کی ماہوار آمد (مذکورہ اوقات کی) کے بارے میں ایسی اطلاعات مجموعی طور پر بھجوا دیں۔

مگر یہ امر نہایت ضروری ہے کہ ہر ایسی موصیہ کے بارے میں اطلاع وصیت نمبر اور زوجیت کی قید کے ساتھ الگ کاغذ پر ہو تا اُسے موصیہ کی مثل میں لف کیا جا سکے۔

(جاری کردہ:۔ نظارت بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امراء کرام و صدر صاحبان جماعت احمدیہ توجہ فرمائیں

میٹرک کے امتحانات ہو چکے ہیں۔ آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے ایسے احمدی نوجوانوں کو جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور یہ کوشش فرمائیں کہ جماعت کے ایسے ہونہار دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان آئیں جن کے اخراجات کا زیادہ سے زیادہ بوجھ ان کے والدین یا سرپرست خود اٹھا سکیں۔

۲۔ ان کو یہ بھی ہدایت فرمائیں کہ وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ اکتیس ۳۱ مئی ۱۹۸۲ء ہے اور انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا جس کا اعلان اخبار الفضل اور دیگر جماعتی رسائل میں کر دیا جائیگا اور امیدواران کو بھی اطلاع دی جائیگی انشاء اللہ۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

انیس سالہ کتاب تحریک جدید کی ضرورت

تحریک جدید کے ابتدائی انیس سالہ دور میں حصہ لینے والے پانچہزاری مجاہدین کے اسماء پر مشتمل ایک کتاب دفتر ہذا کی طرف سے شائع کی گئی تھی۔ ایک شدید ضرورت کے تحت اس کی چند کاپیاں مطلوب ہیں۔ اگر کسی دوست کے پاس زائد کاپی ہو تو دفتر ہذا کو پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

گم شدگی رسید بک

مجلس خدام الاحمدیہ قیادت دارالذکر لاہور کی رسید بک نمبر ۱۶۲۹۸ جس کی رسیدات نمبر ۱ تا ۱۵ استعمال ہو چکی ہیں مورخہ ۳۰/۳/۸۲ کو گم ہو گئی ہے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ رسید بک مذکورہ پر کسی قسم کی ادائیگی نہ کی جائے اور اگر کسی کے علم میں آ جائے تو دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ واپس بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(ناظم اعلیٰ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ اور تعلیم القرآن

حضور نے لجنہ اماء اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اسی طرح لجنہ اماء اللہ کا فرض ہے کہ وہ اس بات کی نگرانی کرے کہ ہر جگہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اور ناصرات الاحمدیہ ان لوگوں کی نگرانی میں جن کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے قرآن کریم پڑھ رہی ہیں یا نہیں"۔ (الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

بازیافتہ نقدی

خاکسار کو کچھ نقدی بہشتی مقبرہ کے گیٹ کے پاس سے ملی ہے جن صاحب کی ہو نشانی بتا کر حاصل کر سکتے ہیں۔ (حاجی نذیر احمد نذیر کلاتھ ہاؤس نزد میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ)

پروگرام پندرہ روزہ تربیتی کلاس لجنہ اماء اللہ

میٹرک سے فارغ شدہ طالبات کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا افتتاح ۲۳ اپریل بعد نماز عصر اور اختتام ۶ مئی بعد نماز عصر ہوگا۔ انشاء اللہ۔ تمام طالبات اور اساتذہ کرام نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

انتقال مغفرت

محترمہ عالم بی بی اہلیہ مکرم بزرگوارم ڈاکٹر عبدالغفور صاحب آف سربایا انڈونیشیا ۷ اپریل کو صبح ۸-۳۰ پبی ضلع پشاور میں اپنی بیٹی اور بیٹے کے ہاں قریباً ۷۸ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی انتقال کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحومہ قریباً ۵۰ برس سے سربایا انڈونیشیا میں مقیم رہیں۔ ۶ ماہ قبل اپنے اعزہ و اقرباء سے ملاقات کی غرض سے پبی ضلع پشاور تشریف لائی تھیں کہ آنکھ کا اپریشن ہوا جو کامیاب نہ رہا۔ اسی دوران ہی فالج کا شدید حملہ ہوا جس کی وجہ سے اٹھنا بیٹھنا حتیٰ کہ کھانا پینا دشوار ہو گیا۔ انتقال سے قبل ایک ہفتہ مرحومہ نے شدید تکلیف میں گذارا لیکن کوئی حرفِ شکایت زبان پر نہ لائیں بلکہ استغفار کرتی رہیں اور بچوں سے دعا کے لئے کہتی رہیں۔

پبی میں مکرم مولوی خلیل الرحمان صاحب (انچارج رشتہ و ناطہ پشاور) نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے اسی روز جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ حضور اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعد از نماز ظہر پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار فرمایا اور نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ قطعہ ۱۵ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم بشیر احمد خان رفیق صاحب (سابق مبلغ انگلستان) نے دعا کرائی۔

مرحومہ پنجوقتہ نماز کی پابند ہونے کے ساتھ تہجد گزار تھیں۔ صدقہ و خیرات، غریب پروری اور مہمان نوازی خاص خلق تھے۔ غیر احمدی رشتہ داروں کا خیال رکھتیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مرحومہ کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے، مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور پسماندگان کو صبر سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

(سعید احمد خان سہیل مربی سلسلہ عالیہ کوہاٹ)

ہماری دادی جان محترمہ برکت بی بی صاحبہ اہلیہ نور محمد صاحب شاہ پوری کو ہپ کی ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے قریباً ایک بیمار رہنے کے بعد ۱۹ مارچ ۱۹۸۲ء کو ۲ بجکر ۲۰ منٹ پر ۹۷ سال کی عمر میں پشاور میں جہاں آپ اپنے بیٹے مکرم داؤد احمد صاحب کے پاس مقیم تھیں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نے حضرت اقدس ..... کے زمانہ کو دیکھا۔ مرحومہ کو طاعون کے زمانہ میں جبکہ وہ احمدیت کے نور سے منور نہ تھیں طاعون کا پھوڑا نکلا تھا۔ لیکن غیب اور مستقبل کا علم خدا ہی جانتا تھا۔ اس نے طاعون سے شفا دی اور قریباً ۱۹۱۴ء کے لگ بھگ المصلح الموعود کے ہاتھ پر مرحومہ بیعت کی سعادت حاصل کر کے احمدیت میں داخل ہوئیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ اس لئے جنازہ ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور ایک لڑکی اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری دادی جان کے درجات بلند کرے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور بیش از بہا نعمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(محمد صادق ابن ایم محمد یعقوب گفٹ سنٹر گولبازار ربوہ)

ماہنامہ تحریک جدید

اردو اور انگریزی میں شائع ہونے والے ماہنامہ تحریک جدید میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریروں اور تقریروں یا گفتگوؤں کے اقتباسات، حضور اقدس کے جانشینوں کے تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی ارشادات خطبوں کی صورت میں یا مختلف مجالس میں گفتگو کی صورت میں جماعت کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغامات۔ ربوہ کے شب و روز۔ مبلغین کرام کی ڈائریاں۔ ان کے خطوط۔ ان کی طرف سے موصول ہونے والے اخبارات کے تراشے یا بیرونی ممالک میں شائع ہونے والی کتب کے اقتباسات۔ احمدیہ سکولوں اور ہسپتالوں کی کارروائی کے کوائف اور ایسے ہی دیگر ضروری امور پیش کئے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ آپ کے لئے، آپ کے اہل خانہ کے لئے اور آپ کے دوستوں کے لئے ہے۔ سالانہ چندہ پانچ روپے

(مینیجنگ ایڈیٹر۔ ماہنامہ تحریک جدید ربوہ)

مجالسِ سائلین کے نظام کو مؤثر اور فعال بنانے کی طرف خصوصی توجہ دیں

(مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۴۹۹۱

میں شمیم اختر زوجہ حفیظ احمد صاحب شوکت قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال ۱۹۵۹ء پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۲-۱۹۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر تین ہزار روپے ۳۰۰۰/- بتفصیل ذیل زیور طلائی ایک تولہ ۹ ماشہ کانٹے۔ انگوٹھی ۳ ماشہ مالیتی ۱۷۰۰/- روپے۔ سلائی مشین مالیتی ۳۵۰/- روپے بذمہ خاوند محترم ۹۵۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ بیس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ شمیم اختر زوجہ حفیظ احمد شوکت صاحب ۲۴/۲۱ دارالعلوم جنوبی ربوہ

گواہ شد:۔ حفیظ احمد شوکت خاوند موصیہ وصیت ۲۲۲۸۷

گواہ شد:۔ حبیب اللہ خادم وصیت ۱۷۱۷۳

مسل نمبر ۲۴۹۹۲

میں مرزا محمد اکرم ولد مرزا محمد اسماعیل صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳-۳-۱۹۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۴/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ مرزا محمد اکرم ۱۹/۱۸ دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد:۔ مرزا محمد اسماعیل ۱۹/۱۸

وصیت ۴۰۱۹۔

گواہ شد:۔ محمد اکرم ولد ملک محمد حسین صاحب وصیت ۱۷۸۰۹ ربوہ

مسل نمبر ۲۴۹۹۳

میں نیاز احمد خان ولد شہباز احمد خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ریٹائرڈ پوسٹ مین عمر ۵۴ سال بیعت ۱۹۵۹ء ساکن ٹھٹھہ پٹھاناں ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶-۳-۱۹۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ مکان کچا ایک کمرہ واقع ٹھٹھہ پٹھاناں ضلع جھنگ مالیتی ۲ ہزار روپے۔

۲۔ سائیکل ایک عدد مالیتی ۳۰۰/- روپے

۳۔ نقد بیس ہزار روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۹۶/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ نیاز احمد خان۔

گواہ شد:۔ حافظ اللہ یار صدر جماعت احمدیہ چاہ لڈیانہ ڈاک چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ عبدالخالق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لڈیانہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۴۹۹۴

میں محمد صادق ولد محمد ادریس صاحب قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۶۱ء ساکن رسول نگر ونڈالہ روڈ شاہدرہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹-۲-۱۹۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ ایک مکان رہائشی مالیتی چالیس ہزار روپے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۲۵/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد صادق ولد محمد ادریس صاحب رسول نگر ونڈالہ روڈ شاہدرہ لاہور

گواہ شد:۔ نثار احمد خان مربی سلسلہ وصیت ۱۹۹۵۹

گواہ شد:۔ عبدالعزیز خان ولد حافظ عبدالکریم صاحب رسول نگر ونڈالہ روڈ شاہدرہ۔ لاہور

مسل نمبر ۲۴۹۹۵

میں شوکت قدیر بنت عبدالقدیر خان صاحب قوم پٹھان پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ونڈالہ روڈ شاہدرہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲-۲-۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ دستی گھڑی ۲ عدد مالیتی ۳۰۰/- روپے

۲۔ نقد ۵۰۰/- روپے

۳۔ بانڈز نقد ۲،۰۰۰/- روپے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از والدِ محترم مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ شوکت قدیر بنت عبدالقدیر خان صاحب ۱۳۳-۵-۱۲ ونڈالہ روڈ شاہدرہ لاہور

گواہ شد:۔ نثار احمد خان مربی سلسلہ وصیت ۱۹۹۵۹

گواہ شد:۔ عبدالقدیر خان والد موصیہ۔

مرکزی سالانہ امتحان ناصرات الاحمدیہ

ناصرات کے تینوں معیاروں کا مرکزی سالانہ امتحان ۷ مئی بروز جمعہ ۱۹۸۲ء کو انشاء اللہ منعقد ہوگا۔ دیہات اور شہر کے لئے تینوں معیاروں کا الگ الگ نصاب لائحہ عمل ۸۲-۱۹۸۱ء میں درج ہے۔ سیکرٹری ناصرات لائحہ عمل اپنی مقامی صدر لجنہ سے حاصل کریں۔ اگر وہاں سے نہ مل سکے تو دفتر لجنہ مرکزیہ سے براہ راست منگوالیں۔ ناصرات کو امتحان کی تیاری لائحہ عمل میں درج شدہ نصاب کے مطابق ابھی سے کروانا شروع کردیں۔ اگر کسی بات کی سمجھ نہ آئے تو سیکرٹری ناصرات مرکزیہ کو خط لکھ کر پوچھ لیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- گیمبیا

نے اپنے افتتاحی خطاب میں دنیا بھر میں اسلام کے عالمی کردار اور ابدی برکات اور صداقتوں کا ذکر کیا افتتاحی اجلاس کی صدارت ملک کے وزیر اطلاعات جناب بکارے دار لونے کی انہوں نے اپنے خطاب میں اسلام اور قرآن کی تعلیمات کی تبلیغ و اشاعت میں جماعتِ احمدیہ کی کوششوں کو غیر معمولی طور پر تعریف کے قابل قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی لیڈر جماعتِ احمدیہ کے اس ذمہ دارانہ کردار پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ یہ جماعت دنیا بھر میں جہالت کو دور کرنے اور علم پھیلانے میں مصروف ہے انہوں نے کہا کہ وہ اس بات سے بطور خاص متاثر ہوئے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے پروگرام کی وسعت بڑی ہمہ گیر ہے اور اس کا کام کرنے کا انداز بڑا پرجوش ہے۔

تار میں بتایا گیا ہے کہ جلسہ سالانہ کی تین روزہ کارروائیوں میں عاجزانہ متضرعانہ دعائیں اور نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مجالس خدام الاحمدیہ انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے علیحدہ علیحدہ اجلاسات منعقد ہوئے جس میں ان تنظیموں کی کارکردگی اور رول کے بارے میں مقررین نے علیحدہ علیحدہ تقاریر کیں۔ ان اجلاسات میں صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پیغامات بھی پڑھ کر سنائے گئے۔ اس جلسہ میں گیمبیا اور سینی گال کے قریباً ساڑھے چار سو احباب اور گیمبیا کے بعض دیگر طبقات کے لوگوں نے شرکت کی۔ تار کے مطابق ریڈیو گیمبیا نے جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کی تفصیلی خبر نشر کی جس میں حضور ایدہ اللہ کا ایمان افروز پیغام اور وزیر اطلاعات جناب دار لو کا جماعتِ احمدیہ کو خراج تحسین نشر کیا گیا۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے اختتام پر جلسہ کے کامیابی سے منعقد ہونے کے بارے میں تفصیلی خبر نشر کی گئی۔

تار میں بتایا گیا ہے کہ اس جلسہ سالانہ کی ایک اہم چیز وہ نمائش تھی جس میں اسلام کی روز افزوں ترقی کے بارے میں چارٹ اور تصاویر کی نمائش کی گئی تھی۔ ان میں جماعت احمدیہ کی عالمگیر کارکردگی کے بارے میں تفصیلات فراہم کی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ اس نمائش میں جماعت احمدیہ کے کئی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور دیگر دینی لٹریچر بھی رکھا گیا تھا۔ ایک بک شاپ قائم کی گئی تھی جہاں سے دینی لٹریچر قیمتاً دستیاب تھا۔ اس سٹال پر بھی احباب کی بڑی بھیڑ لگی رہتی تھی۔ اور یہاں سے بڑی تعداد میں گاہکوں نے لٹریچر خرید کیا۔

بقیہ :- اخبار احمدیہ

● اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۸۲ء کو دو بیٹیوں اور ایک بیٹے کے بعد ایک اور بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ نے از راہ شفقت نومولودہ کا نام "عطیۃ العلیم" تجویز فرمایا ہے نومولودہ مکرم مولوی محمد اشرف صاحب سابق امیر جماعت بھیرہ کی پوتی اور مکرم صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی وقف جدید ربوہ کی نواسی ہے احباب کرام سے درخواست ہے کہ عزیزہ موصوفہ کی درازی عمر اور دین و دنیا میں کامیابیاں حاصل کرنے کے لیے دعا فرمائیں۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

نواں مرحلہ شروع ہو چکا

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ کا ہر قدم ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں ادائیگیوں کا آٹھواں مرحلہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اس میں مخلصین جماعت نے پچھلے مراحل سے زیادہ مالی قربانی دی۔ اب نواں مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔ عالمگیر جماعت احمدیہ کی تمام شاخوں چاہے ان کا کسی بھی ملک سے تعلق ہو ان کے امراء اور صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ ابھی سے ہی کوشش شروع کر دیں کہ نویں مرحلہ کا صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا چندہ پچھلے تمام مراحل سے زیادہ ہونا چاہیئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔ (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

احمدی طالبعلم کا اعزاز

سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ ڈگری کالج حافظ آباد کے زیر اہتمام سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر آل پاکستان بین الکلیاتی مقابلہ ہوا جس میں پاکستان کے مختلف کالجوں کی ٹیموں نے شرکت کی۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی جانب سے ایک احمدی طالب علم مکرم غلام سرور صاحب سیف ابن مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے شرکت کی۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے محترم غلام سرور صاحب نے نہ صرف مقابلہ میں اول پوزیشن حاصل کی بلکہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو ٹرافی کا حقدار بھی ٹھہرایا۔

(رشید احمد طاہر ابن شریف احمد پیرکوٹی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

شکریہ احباب و درخواستِ دعا

میرے پیارے ابا جان مکرم خواجہ محمد حنیف صاحب ابن خواجہ محمد شریف صاحب (پروپرائٹر النعمت ربوہ) محلہ دار الرحمت غربی ربوہ کی وفات پر بہت سے بہن بھائیوں نے ہمارے گھر آکر تعزیت کا اظہار کیا اور بہت سے خطوط بھی آئے جس کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ سب احباب کو فرداً فرداً جواب دینا فی الحال ممکن نہیں۔ میری والدہ صاحبہ اور میرے دادا جان ان سب بہن بھائیوں کے شکر گذار ہیں جنہوں نے ہمارے ساتھ ہمدردی کی اور ہم سب غمزدوں کی ڈھارس بندھائی اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے ابا جان کی مغفرت کرے۔ اپنی رحمت میں رکھے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔

(خواجہ شمس الدین فرینکفورٹ مغربی جرمنی حال ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

زرعی اراضی برائے فروخت
● ۵۵ ایکڑ زرعی اراضی ربوہ سے ۲ میل۔ نہری پانی۔ بجلی مہیا۔ ہر فصل کیلئے موزوں
● ۳۴ کیلئے زرعی اراضی پختہ سڑک سے ایک میل نہری پانی۔ بجلی اور ہر فصل کیلئے موزوں۔ برائے فروخت ہیں۔
● نیز رہائشی۔ کمرشل پلاٹ، مکان اور دکان کے لئے رابطہ قائم کریں۔
مسائل و وسائل ★ خرید و فروخت کا مرکز
کانسٹگم املاک کنسرن ریلوے روڈ ربوہ

فرنیچر خریدنے کیلئے بہترین دکان
مون لائٹ صوفہ ہاؤس
اسپیشل لکڑی - دیدہ زیب ڈیزائن
اور
ماہر کاریگروں کا تیار کیا ہوا معیاری فرنیچر خریدنے کیلئے
مون لائٹ صوفہ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ
پر تشریف لائیں

جسم و جان
بنانے ہڈیوں کے ڈھانچہ جسموں پر گوشت پوست پیدا کرنے پوری غذا جذب بدن بنانے، گالوں کا پچکاپن دور کرنے، دل، دماغ، پھیپھڑے، جگر، گردہ، مثانہ، معدہ، انتڑیاں اور لبلبہ کی اصلاح کرنے بچوں کو طاقتور بنانے بھوک بڑھانے، بکثرت خون پیدا کرنے اور ہر قسم کی کمزوری دور کرنے کیلئے "پیور الفلفا ٹانک کورس" ٹکیاں اور پینے کی دوا بے حد مفید ہے۔
قیمت ۲۰/- ڈاک سے ۲۴/-
شارہ ہومیو پیتھک سٹور رحمت بازار۔ ربوہ

(انشاء اللہ تعالیٰ)
حضرت حکیم نظام جان کے
فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
بالمقابل
مشہور دواخانہ ربوہ
ایوان محمود
۲۹ اور ۳۰ اپریل ۱۹۸۲ء
میں مطب میں حاضر ہوں گے
جمعرات تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک
اور جمعہ صبح آٹھ بجے تا ۱۲ بجے دوپہر تک
مینجر:- مشہور دواخانہ ربوہ

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
الحمرا اسٹیٹس فون ۳۸۵۲
۶۹۹/A سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

برٹش ایئرویز
ایئر ریزرویشن اور ہوائی سفر کی ہر قسم کی معلومات کیلئے
آپ کی خدمت میں پیش پیش
BRITISH AIRWAYS
AQSAROAD
RABWAH
Information Office
PH → 493
اقصیٰ روڈ ربوہ